احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

منگل 27 مارچ 2007ء

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 27 مارچ 2007ء 7 ربیع الاول 1428 ہجری 27 امان 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 67

دین کی عظمت کیلئے حضرت مسیح موعود کی خدمات، جماعت کی تاریخ اور mta3 کا مبارک اجراء

عربی نبی جس کا نام محمد ﷺ ہے وہی ہے جو سرچشمہ ہے ہر ایک فیض کا

حسن ظنی سے کام لیتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اس جری اللہ کی تائید ونصرت کیلئے کھڑے ہو جاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مارچ 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 23 مارچ 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے جماعت احمدیہ میں 23 مارچ کے دن کی اہمیت، جماعت کی تاریخ 'mta3 العربیہ کے اجراء اور اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسرے مذاہب کا مقابلہ کرنے کیلئے اگر کوئی شخص تھا تو وہ حضرت مسیح موعود تھے جنہوں نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب براہین احمدیہ کے ذریعے تمام حملوں کے جواب دے کر ان کے منہ بند کر دیئے۔ اس تصنیف میں آپ نے قرآن کریم کے کلام الٰہی اور بے نظیر ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے اپنے دعویٰ نبوت میں سچے اور صادق ہونے کے ناقابل تردید دلائل بیان فرمائے اور فرمایا کہ جو ان دلائل کو رد کرتے ہوئے ان کا تیسرا چوتھا یا پانچواں حصہ بھی دلائل دے تو اسے 10 ہزار روپے انعام دیا جائے گا جو اس وقت بہت بڑی رقم تھی۔ اس کتاب نے لوگوں کے حوصلے بلند کئے۔

حضور انور نے دس شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں اور فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا جو خلافت سے رشتہ قائم ہے وہ بھی اس لئے ہے کہ اس عہد بیعت کے تحت حضرت مسیح موعود کے ساتھ ہر ایک احمدی کا تعلق جڑ رہا ہے اور پھر اس سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ﷺ ہے ہزاروں درود اور سلام اس پر۔ یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے، اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس کو تمام انبیاء اور اولین و آخرین پر فضیلت بخشی ہے۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے ہمارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت سے توقع رکھتے تھے اور یہ تعلیم دیتے تھے کہ قرآن اور آنحضرت ﷺ سے سچا عشق اور محبت قائم رکھو۔

حضور انور نے فرمایا کہ خوش قسمت ہیں احمدی جن کو اللہ تعالیٰ نے اس موعود کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد ہم پر یہ ذمہ داری ہے کہ آپ کے اس پیغام کو دنیا میں پھیلائیں تا کہ خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو اور دین حق کا جھنڈا تمام دنیا میں لہرائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو آج ایک نئے سیٹلائٹ کے ذریعے جو عرب دنیا کیلئے خاص ہے ایک نئے چینل mta3 العربیہ جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جو 24 گھنٹے عربی پروگرام پیش کرے گا تا کہ پیاسی روحیں ان خزائن سے فیض یاب ہو سکیں جو حضرت مسیح موعود نے تقسیم فرمائے۔ حضور انور نے عربوں کے نام حضرت مسیح موعود کا مبارک پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس میں آپ نے تحریر فرمایا۔ اے عرب کے تقویٰ شعار اور برگزیدہ لوگو! تم اقوام میں سے بہترین قوم ہو، کوئی قوم تمہاری عظمت کو نہیں پہنچ سکتی۔ مبارک ہے وہ قوم جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھا اور مبارک ہے وہ دل جو آپؐ تک جا پہنچا اور آپؐ کی محبت میں فنا ہو گیا۔ اے اس زمین کے باسیو جس پر محمد مصطفیٰ ﷺ کے مبارک قدم پڑے اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم سے راضی ہو جائے۔

سدرۃ المنتہیٰ کا مسافر

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا سفر معراج میں جبریل مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے۔ کئی رنگوں نے سدرۃ المنتہیٰ کو ڈھانپا ہوا تھا میں نہیں جانتا وہ کیا چیز تھی پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو دیکھا کہ اس میں موتیوں کی لڑیاں ہیں اور اس کی مٹی کستوری کی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب کیف فرضت الصلوٰۃ حدیث نمبر:336)

بیوت الحمد منصوبہ میں مالی قربانی

بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے گھروں میں جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات 7 سے 8 لاکھ روپے کے درمیان ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

اجلاس فارغ التحصیل حافظات

مدرسۃ الحفظ طالبات 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء میں مورخہ 18۔ اپریل 2007ء کو صبح 10 بجے ادارہ کی فارغ التحصیل حافظات کا ایک ضروری اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ تمام حافظات مکرمات سے گزارش ہے کہ وہ اجلاس میں شرکت کریں۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 225-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود کی شفقت و رحمت کے نہایت ایمان افروز واقعات کا دلنشین تذکرہ

احباب جماعت کو اپنے اندر جذبہ رحم کو پیدا کرنے اور بڑھانے کی تاکیدی نصائح

آپ کی تعلیم کو اپنے عملوں پر لاگو کرتے ہوئے مخلوق خدا سے جذبۂ ہمدردی کے تحت اس پیغام کو بھی لوگوں تک پہنچائیں

مخلوق کی ہمدردی اور اس کی تکلیف کا خیال کر کے آپ کی طبیعت خراب ہو جاتی، سراسر رحمت سے آپ کا دل بھرا ہوا تھا

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2 رفروری 2007ء (2 رتبلیغ 1386 ہجری شمسی بمقام (بیت الفتوح مورڈن۔ لندن)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ خطبہ میں، مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلوق پر رحم کرنے اور اپنے صحابہؓ کو بھی یہ نصیحت فرمانے کہ تمہیں بھی رحمان خدا کی رحمانیت سے حصہ لینے کے لئے ایک دوسرے سے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے رحم کا سلوک کرنا چاہئے، کے حوالے سے بعض روایات پیش کی تھیں۔

آج مَیں ....حضرت مسیح موعود کی سیرت کے چند واقعات بیان کروں گا جن سے آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے جو جذبہ رحم تھا اور اس کے لئے آپ بسا اوقات اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر بھی جو اظہار فرمایا کرتے تھے، اس کی کچھ حد تک تصویر کشی ہوتی ہے۔ آپ کی زندگی اتنی مصروف تھی کہ جس کی کوئی انتہا نہیں۔ (۔) کے دفاع میں تن تنہا ساری جنگیں لڑ رہے تھے۔ تقریر کے ذریعہ سے، تحریر کے ذریعہ سے، پھر مخالفین کی کارروائیاں بھی آپ کے خلاف بے انتہا تھیں، مقدمات وغیرہ بھی تھے۔ یہ سب چیزیں تھیں لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے اپنوں اور پرایوں کے لئے اس بات پر کمربستہ تھے کہ اس کی صفت رحمانیت سے حصہ پا کر مَیں سراپا رحمت بن رہا ہوں، ۔ ....آپ کی سیرت کا یہ پہلو بھی پوری آب و تاب سے چمکا۔ اس لئے کہ آپ اپنے پیدا کرنے والے اور انعاموں اور فضلوں سے نوازنے والے خدا کا شکر گزار بندہ بھی بننا چاہتے تھے، جس نے آپ کو الہاماً فرمایا تھا کہ (۔) تیرے لئے مَیں نے رحمت اور قدرت کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔

(تذکرہ صفحہ 72 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے جو رحمت کا پودا آپ کے لئے لگایا گیا آپ اس کی شکرگزاری کا اظہار اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کی نظر ڈال کر نہ کرتے جبکہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپ کو یہ بھی فرمایا تھا کہ (۔) اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی ہے۔

(تذکرہ صفحہ 73 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس اس رحمت نے جہاں روحانی بیماروں کے لئے آپ کے دل میں درد پیدا کیا ہوا تھا اور جس کے لئے آپ دعا اور تدبیر کے ذریعہ سے ہر وقت کوشاں رہتے تھے وہاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی جسمانی اور مادی ضرورتوں کے لئے بھی آپ دعا اور تدبیر کے لئے ہمہ وقت اور ہر وقت، ہر لحہ تیار رہتے تھے۔

اب مَیں وہ واقعات پیش کرتا ہوں کہ کس طرح آپ مخلوق کی خدمت کیا کرتے تھے اور آپ کے دل میں ان کی روحانی ترقی کے لئے کتنا درد تھا۔

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی بیان کرتے ہیں کہ ایک لالہ شرمپت رائے ہوتے تھے۔ قادیان کے رہنے والے تھے اور حضرت مسیح موعود کی خدمت میں آپ کی بعثت کے ایام سے پہلے بھی آیا کرتے تھے۔ آپ کے بہت سے نشانات کے وہ گواہ تھے۔ ایک مرتبہ وہ بیمار ہوئے تو عرفانی صاحب کہتے ہیں کہ اس وقت مجھے قادیان ہجرت کر کے آجانے کی سعادت حاصل ہو چکی تھی۔ ان کے پیٹ پر ایک پھوڑا نکلا تھا اور بہت گہرا پھوڑا تھا۔ اس دُنبل نے خطرناک شکل اختیار کر لی تھی۔ حضرت اقدس کو اطلاع ہوئی۔ آپ خود لالہ شرمپت رائے کے مکان پر تشریف لے گئے جو نہایت تنگ اور تاریک سا چھوٹا سا مکان تھا۔ اکثر دوست بھی آپ کے ساتھ تھے، عرفانی صاحب کہتے ہیں کہ مَیں بھی ساتھ تھا، جب آپ نے لالہ شرمپت رائے کو جا کے دیکھا تو وہ نہایت گھبرائے ہوئے تھے اور ان کو یقین تھا کہ میری موت آنے والی ہے۔ بڑی بے قراری سے باتیں کر رہے تھے، جیسے انسان موت کے قریب کرتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود نے ان کو بڑی تسلی دی کہ گھبراؤ نہیں اور ایک ڈاکٹر عبداللہ صاحب ہوا کرتے تھے، فرمایا کہ مَیں ان کو مقرر کرتا ہوں وہ اچھی طرح علاج کریں گے۔ چنانچہ دوسرے دن حضرت اقدس ڈاکٹر صاحب کو ساتھ لے گئے اور ان کو خصوصیت کے ساتھ لالہ شرمپت رائے کے علاج پر مامور کیا۔ اور اس علاج کا بار یا خرچ لالہ صاحب پر نہیں ڈالا۔ اور روزانہ بلاناغہ آپ ان کی عیادت کو جاتے تھے اور جب زخم مندمل ہونے لگے اور ان کی وہ نازک حالت بہتر حالت میں تبدیل ہو گئی۔ تو پھر آپ نے وقفہ سے جانا شروع کیا۔ اور اُس وقت تک عیادت کا یہ سلسلہ جاری رکھا جب تک وہ بالکل اچھے نہیں ہو گئے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 169-170)

پھر عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میر حامد قادیان کے ارائیوں میں پہلا تھا جو حضرت مسیح موعود کے سلسلہ بیعت میں داخل ہوا اور اب تک اس کا خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص ہے۔ (اب بھی ہوں گے۔ انشاء اللہ) میر حامد علی صاحب نہایت غریب مزاج تھے اور ان کا مکان فصیل قادیان سے باہر اس جگہ واقع تھا جہاں گاؤں کا کوڑا کرکٹ اور رُوڑیاں جمع ہوتی ہیں۔ سخت بدبو اور تعفن اس جگہ پہ ہوتا تھا۔ اور خود بھی زمینداروں کے گھر ایسے ہی ہوتے ہیں، تو کہتے ہیں کہ مکان کی صفائی کا التزام نہ تھا، مویشیوں کا گوبر اور اس قسم کی دوسری چیزیں پڑی رہتی تھیں، جس کو وہ کھاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ بہرحال اسی جگہ وہ رہتے تھے، وہ بیمار ہوئے اور وہی بیماری ان کی موت کا موجب بنی۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

تو حضرت اقدس متعدد مرتبہ اپنی جماعت مقیم قادیان کو لے کر اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور جب جاتے تھے تو قدرتی طور پر بعض لوگوں کو اس تعفن اور بدبو سے سخت تکلیف ہوتی تھی اور حضرت مسیح موعود خود بھی تکلیف محسوس کرتے تھے اور بہت کرتے تھے۔ عرفانی صاحب لکھتے ہیں اس لئے کہ فطرتی طور پر یہ وجود نظافت اور نفاست پسند واقع ہوا تھا۔ مگر اشارۃً یا کنایۃً نہ تو اس کا اظہار کیا اور نہ اس تکلیف نے آپ کو ان کی عیادت اور خبر گیری کے لئے تشریف لانے سے کبھی روکا۔ آپؑ جب جاتے تو اس سے بہت محبت اور دلجوئی کی باتیں کرتے۔ اور اس کی مرض اور اس کی تکلیف وغیرہ کے لئے بہت دیر تک دریافت فرماتے اور تسلی دیتے اور ادویات وغیرہ بھی بتاتے، توجہ الی اللہ کی بھی ہدایت فرماتے۔ کہتے ہیں کہ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ایک معمولی زمیندار تھا اور یہ کہنا بالکل درست ہے کہ آپ کے زمینداروں میں ہونے کی وجہ سے وہ گویا رعایا کا ایک فرد تھا۔ لیکن آپ نے کبھی تفاخر اور تفوّق کو پسند نہ فرمایا۔ اس کے پاس جاتے تھے تو اپنا ایک عزیز بھائی سمجھ کر جاتے تھے اور اس طرح پر باتیں کرتے تھے اور اس کے علاج کے متعلق دلچسپی لیتے تھے اور صاف طور پر دوسرے دیکھنے والے بھی کہتے تھے کہ کوئی عزیزوں کی خبر گیری بھی اس طرح نہیں کرتا جس طرح حضرت مسیح موعود فرماتے تھے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 172-173)

پھر حضرت یعقوب علی صاحب لکھتے ہیں کہ عیادت کے لئے باوجودیکہ آپ تشریف لے جاتے تھے لیکن یہ بھی ایک صحیح واقعہ ہے کہ خداتعالیٰ نے آپ کے قلب کو مخلوق کی ہمدردی اور غمگساری کے لئے جہاں استقلال سے مضبوط کیا ہوا تھا وہاں محبت اور احساس کے لئے اتنا رقیق تھا (اتنا نرم کیا ہوا تھا) کہ آپ اپنے مخلص احباب کی تکالیف کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھ سکتے تھے اور اندیشہ ہوتا تھا کہ اگر آپ اس موقعہ تکلیف پر پہنچ جاویں تو طبیعت بگڑ نہ جاوے۔ اس لئے بعض اوقات عیادت کے لئے خود نہ جاتے اور دوسرے ذرائع سے عیادت کر لیتے یعنی ڈاکٹر وغیرہ کے ذریعہ سے حالات دریافت کر لیتے اور مریض کے عزیزوں رشتہ داروں کے ذریعہ سے تسلّی دیتے اور ایسا ہوا کہ اپنی اس رِقّت قلبی کا اظہار بھی بعض اوقات فرمایا۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 186)

تو دیکھیں باوجود بے انتہا معمور الاوقات ہونے کے کسی کی عیادت یا ہمدردی کیلئے جانے پر اس لئے انکار نہیں فرما رہے کہ وقت نہیں ہے، مصروفیت ہے، بلکہ اس لئے کہ مخلوق کی ہمدردی اور اس کی تکلیف کا خیال کر کے آپ کی اپنی طبیعت خراب ہو جایا کرتی تھی اور یہ سراسر رحمت تھی جس سے آپ کا دل بھرا ہوا تھا۔

اس کا اظہار ایک خط کے ذریعہ سے بھی ہوتا ہے جو آپ نے اپنے ایک مرید کی بیماری کے دوران لکھا۔ اس کے متعلق عرفانی صاحب لکھتے ہیں کہ مرحوم ایوب صادق صاحب ایک نہایت مخلص اور پرجوش احمدی تھے۔ (یعنی مرزا ایوب بیگ صاحب)۔ حضرت مسیح موعود سے اس کو عاشقانہ ارادت تھی۔ وہ بیمار ہو گئے اور اس بیماری میں آخر وہ مولیٰ کریم کے حضور جا پہنچے۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں وہ اپنے بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے پاس بمقام فاضلکا تھے اور حضرت اقدس کی محبت کا غلبہ ہوا تو انہوں نے خواہش کی کہ حضرت کو دیکھیں۔ خود ان کا آنا نہایت مشکل تھا کیونکہ سفر کے قابل نہ تھے اور جوش کو دبا بھی نہ سکتے تھے۔ انہوں نے حضرت اقدس کو خط لکھا کہ حضور اس جگہ فاضلکا میں آن کر مل جاویں۔ (حضرت مسیح موعود کو لکھا کہ آپ آ کر مجھے یہاں مل جائیں)۔ میرا دل بہت چاہتا ہے کہ مَیں حضور کی زیارت کروں۔ پھر اسی مضمون کا ایک تار بھی دیا۔ حضرت مسیح موعود نے اس کے جواب میں جو خط لکھا اس سے اس فطرت کا اظہار نمایاں طور پر ہو جاتا ہے جو آپ میں رقت قلبی کی تھی۔ آپ مرزا ایوب بیگ صاحب کو خط میں لکھتے ہیں کہ:

محبی، عزیزی مرزا ایوب بیگ صاحب، و محبی عزیز مرزا یعقوب بیگ صاحب (۔)

اس وقت جو مَیں دردسر اور موسمی تپ سے یکدفعہ سخت بیمار ہو گیا ہوں، مجھ کو تار ملی جس قدر میں عزیزی مرزا ایوب بیگ کے لئے دعا میں مشغول ہوں اس کا علم تو خداتعالیٰ کو ہے۔ خداتعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ناامید نہ ہونا چاہئے۔ مَیں تو سخت بیماری میں بھی آنے سے فرق نہ کرتا لیکن مَیں تکلیف کی حالت میں ایسے عزیز کو دیکھ نہیں سکتا۔ میرا دِل جلد صدمہ قبول کرتا ہے۔ یہی چاہتا ہوں کہ تندرستی اور صحت میں دیکھوں۔ جہاں تک انسانی طاقت ہے اب مَیں اس سے زیادہ کوشش کروں گا۔ مجھے پاس اور نزدیک سمجھیں، نہ دُور۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے مَیں اس درد کو بیان کروں۔ خدا کی رحمت سے ہرگز ناامید مت ہو۔ خدا بڑے کرم اور فضل کا مالک ہے۔ اس کی قدرت اور فضل اور رحمت سے کیا دُور ہے کہ عزیزی ایوب بیگ کو تندرست جلد تر دیکھوں۔ اس علالت کے وقت جو تار مجھ کو ملی میں ایسا سراسیمہ ہوں کہ قلم ہاتھ سے چلی جاتی ہے (یعنی اتنی پریشانی کی حالت ہو گئی ہے کہ قلم بھی نہیں پکڑی جا رہی) میرے گھر میں بھی ایوب بیگ کے لئے سخت بے قرار ہیں۔ (حضرت اماں جان کے بارے میں لکھا) اس وقت مَیں ان کو بھی اس تار کی خبر نہیں دے سکتا کیونکہ کل سے وہ بھی تپ میں مبتلا ہیں اور ایک عارضہ حلق میں ہو گیا ہے۔ مشکل سے اندر کچھ جاتا ہے۔ اس کے جوش سے تپ بھی ہو گیا ہے۔ وہ نیچے پڑے ہوئے ہیں اور مَیں اوپر کے دالان میں ہوں۔ میری حالت تحریر کے لائق نہ تھی لیکن تار کے دردانگیز اثر نے مجھے اس وقت اٹھا کر بٹھا دیا۔ آپ کا اس میں کیا حرج ہے کہ اس کی ہر روز مجھ کو اطلاع دیں۔ معلوم نہیں کہ جو مَیں نے ابھی ایک بوتل میں دوا روانہ کی تھی وہ پہنچی یا نہیں، ریل کی معرفت روانہ کی گئی تھی۔ اور مالش معلوم نہیں ہر روز ہوتی ہے یا نہیں''۔ (تو یہ ساری تسلی دی) آپ ذرہ ذرہ حال سے مجھے اطلاع دیں اور خدا بہت قادر ہے۔ تسلّی دیتے رہیں۔ چوزہ کا شوربا.... ہر روز دیا کریں۔ معلوم ہوتا ہے کہ دستوں کی وجہ یہ ہے کہ کمزوری نہایت درجہ تک پہنچ گئی ہے۔

والسلام خاکسار

مرزا غلام احمد

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 187-188)

تو بیماری کی وجہ سے خود جا نہیں سکتے تھے۔ بیماری میں انسان ویسے بھی زیادہ رقیق القلب ہو جاتا ہے۔ اپنی اس حالت میں کسی کو بیمار دیکھنا اور بیمار بھی وہ جو آپ کو بہت عزیز تھا، آپ کو برداشت نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن اس حالت میں بھی اپنے عزیز مریض کے لئے دعا کی انتہا کر دی۔ اور فرمایا کہ مجھے روزانہ اس کی صحت کی اطلاع بھی دیا کرو۔

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں کہ:

''جہاں آپ کی عادت میں یہ تھا کہ آپ سائل کو کبھی ردّ نہ کرتے تھے۔ یہ امر بھی آپ کے معمولات میں تھا کہ بعض لوگوں کی ضرورتوں کا احساس کر کے قبل اس کے کہ وہ کوئی سوال کریں، ان کی مدد کیا کرتے تھے۔ چنانچہ 28/اکتوبر 1904ء کی صبح کو قبل نماز فجر آپ نے کچھ روپیہ جس کی تعداد 8 یا 10 ہو گی ایک مخلص مہاجر کو یہ کہہ کر دیئے کہ ''موسم سرما ہے آپ کو کپڑوں کی ضرورت ہو گی''۔ اس مہاجر کی طرف سے کوئی سوال نہ تھا۔ خود حضور نے اس کی ضرورت محسوس کر کے یہ رقم عطا کی۔ لکھتے ہیں کہ یہ ایک واقعہ نہیں متعدد مرتبہ ایسا ہوتا اور مخفی طور پر آپ عموماً حاجتمند لوگوں سے سلوک کرتے رہتے۔ اور اس میں کسی دوست، دشمن، ہندو یا مسلمان کا امتیاز نہ تھا''۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 298-299)

............پھر اسی طرح ایک اور واقعہ ہے۔ عرفانی صاحب ہی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی عادت میں یہ امر بھی داخل تھا کہ بعض اوقات وہ کسی کی حاجت یا ضرورت کا احساس کر کے اس کے

سوال یا اظہار کے منتظر نہ رہتے تھے بلکہ خود بخود ہی پیش کر دیا کرتے تھے۔ لکھتے ہیں کہ مکرمی شیخ فتح محمد صاحب پنشنر انسپکٹر ریاست کشمیر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرصہ دراز سے آنے والے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں جب کبھی حضرت کی خدمت میں آتا تو ہمیشہ میرا کرایہ ادا کرنے کے لئے تیار ہوتے تھے۔ مگر مجھے چونکہ ضرورت نہ ہوتی تھی مَیں نے کبھی نہیں لیا۔ ملنے آتے تھے حضرت مسیح موعود کو تو حضرت مسیح موعود کرایہ دیا کرتے تھے لیکن کہتے ہیں کہ مَیں لیتا تو نہیں تھا۔ لیکن حضرت کی روح سخاوت اس قدر عظیم الشان تھی کہ آپ بغیر استفسار ہمیشہ پیش کر دیتے اور یہ میرے ساتھ معاملہ نہ تھا بلکہ اکثروں کو دیتے رہتے تھے۔ شام اور عرب سے بھی بعض لوگ آتے اور آپ ان کو بعض اوقات بیش قرار رقوم زادِ راہ کے طور پر دیتے۔ کیونکہ حضور جانتے تھے کہ وہ دور دراز سے آئے ہیں۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 319)

پھر عرفانی صاحب لکھتے ہیں۔ **آپ کی عام عادت تھی کہ جو کچھ کسی کو دیتے تھے وہ کسی نمائش کے لئے نہ ہوتا تھا بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے نکتہ خیال سے اور اس لئے آپ عام طور پر نہایت مخفی طریقوں سے عطا فرماتے تھے اور کبھی دوسروں کو تحریک کرنے کے لئے اور عملی سبق دینے کے واسطے اعلانیہ بھی کرتے تھے، خدا تعالیٰ کا حکم دونوں طرح ہے۔ تو مخفی طور پر عطا کرنے میں آپ کا ایک طریق یہ بھی تھا کہ بعض اوقات ایسے طور پر دیتے تھے کہ خود لینے والے کو بھی بمشکل علم ہوتا تھا۔**

کہتے ہیں اس واقعہ کے سلسلہ میں ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ منشی محمد نصیب صاحب ایک یتیم کی حیثیت سے قادیان آئے تھے۔ حضرت اقدس کے رحم و کرم سے انہوں نے قادیان میں رہ کر تعلیم پائی۔ ان کے اخراجات اور ضروریات کا سارا بار سلسلہ پر تھا۔ جب وہ جوان ہو گئے اور انہوں نے شادی کر لی۔ وہ لاہور کے ایک اخبار کے دفتر میں محرر ہوئے۔ پھر دفتر بدر قادیان میں آ کر 12 روپے ماہوار پر ملازم ہوئے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو جب اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا بیٹا نصیر احمد عطا فرمایا (جو کچھ عرصے بعد فوت ہو گئے تھے) تو حضرت مسیح موعود کو مرحوم نصیر احمد کے لئے ایک انّا کی ضرورت پیش آئی (ایسی عورت جو دائی کے طور پر رکھی جاتی تھی) تو کہتے ہیں کہ مَیں نے شیخ محمد نصیب صاحب کو تحریک کی کہ ایسے موقع پر تم اپنی بیوی کی خدمات پیش کر دو۔ ہم خرما و ہم ثواب کا موقع ہے۔ (یعنی کھانا پینا اکٹھا ہو جائے گا اور ایک ہی گھر میں رہو گے۔) میرے مشورے کو شیخ صاحب نے قدر و عزت کی نظر سے دیکھا۔ اور ان کو یہ موقع مل گیا اور ان کی بیوی صاحبزادہ نصیر احمد صاحب کو دُودھ پلانے پر مامور ہو گئیں۔ تو اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود نے باتوں باتوں میں ہی دریافت فرمایا کہ شیخ محمد نصیب کو کیا تنخواہ ملتی ہے؟ جب آپ کو معلوم ہوا کہ صرف 12 روپے ملتے ہیں تو آپ نے محسوس فرمایا کہ اس قدر قلیل تنخواہ میں شاید گزارا نہ ہوتا ہو۔ حالانکہ اس زمانے میں وہ بہت تھی۔ لکھتے ہیں کہ ارزانی کے ایام تھے بڑا سستا زمانہ تھا۔ لیکن حضرت اقدس کو یہ احساس ہوا اور آپ نے ایک روز گزرتے گزرتے ان کے کمرے میں 20-25 روپے کی ایک پوٹلی پھینک دی۔ شیخ صاحب کو خیال گزرا کہ معلوم نہیں یہ روپیہ کہاں سے آیا ہے، کیسا ہے؟ آخر انہوں نے بڑی کوشش کی، تحقیق کی تو پتہ لگا کہ حضرت اقدس نے ان کی تنگی کا احساس کر کے اس طرح وہاں رکھ دیا تھا تاکہ تکلیف نہ ہو اور آرام سے گزارا کر لیں۔ تو عرفانی صاحب لکھتے ہیں کہ ان کو تو ضرورت نہیں تھی، اس روپیہ سے شاید بیوی نے زیور بنا لیا۔ کیونکہ کھانے پینے کی جو ضروریات تھیں وہ تو حضرت مسیح موعود کے دسترخوان سے ہی دودھ پلانے کی وجہ سے پوری ہو جاتی تھیں۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 304-306)

پھر عرفانی صاحب لکھتے ہیں۔ قادیان میں نہال سنگھ نامی ایک بانگرو جٹ رہتا تھا۔ اپنے ایام جوانی میں وہ کسی فوج میں ملازم تھا اور پنشن پاتا تھا۔ اس کا گھر جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے دیوان خانے سے دیوار بہ دیوار تھا، ساتھ جڑا ہوا تھا۔ یہ سلسلے کا بہت بڑا دشمن تھا اور جماعت کا دشمن بھی تھا اور اس کی تحریک سے حضرت حکیم (نورالدین صاحب) اور بعض دوسرے احمدیوں پر بہت خطرناک جھوٹا مقدمہ دائر ہوا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور بعض دوسرے لوگوں پر بھی اس نے جھوٹا مقدمہ درج کرایا ہوا تھا۔ اور ہمیشہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر احمدیوں کو تنگ کیا کرتا تھا۔ اور گالیاں دیتے رہنا تو اس کا معمول تھا۔ عین ان ایّام میں جبکہ مقدمات دائر تھے اس کے بھتیجے سنتا سنگھ کی بیوی کے لئے مُشک کی ضرورت پڑی۔ وہ بیمار ہو گئی اور کسی دوسری جگہ سے یہ ملتی نہیں تھی بلکہ یہ بہت قیمتی چیز تھی۔ مشک ویسے ہی بہت قیمتی ہوتی ہے اور مل بھی نہیں رہی تھی۔ اور وہ اس حالت میں حضرت مسیح موعود کے دروازے پر گیا اور مشک کا سوال کیا۔ حضرت مسیح موعود اس کے پکارنے پر فوراً ہی تشریف لے آئے اور اسے ذرا بھی انتظار میں نہ رکھا۔ اس کا سوال سنتے ہی فوراً اندر تشریف لے گئے اور کہہ گئے ٹھہرو ابھی لاتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے کوئی نصف تولہ کے قریب جتنی دوائی کے لئے ضرورت تھی مشک لا کر اس کے حوالے کر دی۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 306)

تو یہاں دیکھیں قطع نظر اس کے کہ جس کو ضرورت ہے وہ کون ہے۔ دشمنی کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ یہ اس کا اپنا فعل ہے۔ ایک مریضہ کی جان بچانے کے لئے ایک دوائی کی ضرورت ہے تو فوراً جذبہ رحم کے تحت دوائی لا کر اس کو دے دی۔ یہاں بدلے لینے کا یا مقدمے ختم کرانے کا سوال نہیں اٹھایا۔

پھر حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی بیان کرتے ہیں کہ حافظ نور احمد صاحب سوداگر پشمینہ لودھیانہ حضرت مسیح موعود کے پرانے اور مخلص خدام میں سے ہیں۔ ان کو اپنے تجارتی کاروبار میں ایک بار سخت خسارہ ہو گیا اور کاروبار تقریباً بند ہی ہو گیا۔ انہوں نے چاہا کہ وہ کسی طرح کسی دوسری جگہ چلے جاویں اور کوئی اور کاروبار کریں تاکہ اپنی مالی حالت کی اصلاح کے قابل ہو سکیں۔ وہ اس وقت کے گئے ہوئے گویا اب واپس آ سکے ہیں۔ جس زمانے میں گئے تھے جب یہ لکھ رہے ہیں کہتے ہیں اب آئے ہیں بڑے سالوں بعد۔ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں برابر خط و کتابت رکھتے تھے اور سلسلے کی مالی خدمت اپنی طاقت اور توفیق سے بڑھ کر کرتے رہے۔ جب عرفانی صاحب نے یہ لکھا ان دنوں قادیان میں مقیم تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی داد و دِہش اور جود و سخا کے متعلق میں تو ایک ہی بات کہتا ہوں کہ آپ تھوڑا دینا جانتے ہی نہ تھے۔ اپنا ذاتی واقعہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مَیں نے جب اس سفر کا ارادہ کیا تو حضرت مسیح موعود سے کچھ روپیہ مانگا۔ حضور ایک صندوقچی جس میں روپیہ رکھا کرتے تھے اٹھا کر لے آئے اور میرے سامنے صندوقچی رکھ دی کہ جتنا چاہو لے لو اور حضور کو اس بات سے بہت خوشی تھی۔ مَیں نے اپنی ضرورت کے موافق لے لیا۔ جتنی ضرورت تھی اس صندوق میں سے نکال کے اتنا لے لیا گو کہ حضور یہی فرماتے رہے کہ سارا ہی لے لو۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب لکھتے ہیں کہ بعض وقت دوائیاں لینے کے لئے گنوار عورتیں زور زور سے دروازے پر دستک دیتی تھیں۔ اور سادہ اور گنواری زبان میں کہتی تھیں کہ مِرزْ جاجی ذرا بُوا کھولو۔ حضور اس طرح اٹھتے جس طرح مطاعِ ذیشان کا حکم آیا ہے، یعنی بڑا کوئی حاکم باہر کھڑا ہے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ فوراً اٹھ کر دروازہ کھولتے اور بڑی کشادہ پیشانی سے بڑی خوشدلی سے باتیں کرتے اور دوائی بتاتے۔ تو مولوی عبدالکریم صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے ملک میں وقت کی قدر پڑھی ہوئی جماعت کو بھی نہیں تو پھر گنوار تو اور بھی وقت کے ضائع کرنے والے ہوتے ہیں۔ ویسے ابھی تک یہ حال ہے۔ ایک عورت بے معنی بات چیت کرنے لگ گئی ہے اور اپنے گھر کا رونا اور ساس نند کا گلہ شروع کر دیا ہے۔ گھنٹہ بھر اسی میں ضائع کر دیا ہے۔ آئی دوائی لینے اور ساتھ قصے شروع کر دیئے اور آپ وقار اور تحمل سے بیٹھے سن رہے ہیں۔ زبان سے یا اشارے سے اس کو کہتے نہیں کہ بس جاؤ، دوا پوچھ لی اب کیا کام ہے، ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے۔ وہ خود ہی گھبرا کر اٹھ کھڑی

ہوتی اور مکان کو اپنی ہوا سے پاک کرتی۔

ایک دفعہ بہت سی گنوار عورتیں اپنے بچوں کو دکھانے لے کر آئیں، اتنے میں اندر سے بھی چند خدمتگار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برتن ہاتھوں میں لئے آنکلیں اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے بڑا اہم مضمون لکھنا تھا اور جلد لکھنا تھا۔ مَیں بھی اتفاقاً جا نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت کمر بستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے یورپین اپنی دنیاوی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں۔ کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا۔ اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد مَیں نے عرض کیا کہ حضور یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں کوئی ہسپتال نہیں، میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آجاتی ہیں اور فرمایا یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ اب تین گھنٹے ان عورتوں کے لئے ضائع ہو گئے اور اس وقت ایک کتاب لکھ رہے تھے اور بڑی جلدی لکھنی تھی۔ اس کے باوجود اس کام کو چھوڑ دیا اور ان کی خدمت میں لگے رہے۔ فرماتے ہیں یہ بڑے ثواب کا کام ہے۔ مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہئے۔ مَیں نے بچوں کا ذکر کیا ہے۔ عام خدمتگار عورتوں کی نسبت بھی آپ کا یہی رویہ ہے۔ کئی کئی دفعہ ایک آتی ہے اور مطلوبہ چیز مانگتی ہے اور پھر پھر اس چیز کو مانگتی ہے۔ ایک دفعہ بھی آپ نہیں فرماتے کہ کمبخت کیوں دِق کرتی ہے جو کچھ لینا ہے ایک ہی دفعہ کیوں نہیں لے لیتی۔ بارہا مَیں نے دیکھا کہ اپنے اور دوسرے بچے آپ کی چارپائی پر بیٹھے ہیں اور آپ کو مضطر کر کے پائنتی پر بٹھا دیا ہے اور آپ بچپنے کی بولی میں مینڈک کوّے اور چڑیا کی کہانیاں سنا رہے ہیں اور گھنٹوں سنائے جا رہے ہیں اور حضرت ہیں کہ بڑے مزے سے سنے جا رہے ہیں۔ گویا بچے کہانیاں اپنی اپنی زبان میں سنا رہے ہیں اور حضرت سن رہے ہیں۔ گویا کہ مثنوی مُلّائے روم کوئی سنا رہا ہے۔ حضرت بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف ہیں۔ بچے کیسے ہی بسوریں، شوخی کریں، سوال میں تنگ کریں، بے جا سوال کریں اور ایک موہوم اور غیر موجود شے کے لئے حد سے زیادہ اصرار کریں آپ نہ تو کبھی مارتے ہیں، نہ جھڑکتے ہیں اور نہ کوئی خفگی کا نشان ظاہر کرتے ہیں۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صاحب صفحہ 34-35)

مَیں پہلے بھی ایک دفعہ کہہ چکا ہوں۔ دوائیوں کا جہاں ذکر آیا تھا کہ **ہمارے ڈاکٹروں کو یہ اسوہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ ان کا تو کام ہی مریضوں کو دیکھنا ہے، اور تو کوئی کام ہی نہیں ہے کہ وہ کام چھوڑ کر یہ کام کر رہے ہوں۔ ان کو ہمیشہ مریضوں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے اور خوش اخلاقی سے پیش آنا ایک ڈاکٹر کے لئے بہت ضروری ہے اور خاص طور پر واقفین زندگی ڈاکٹروں کے لئے کیونکہ آدھی بیماری مریض کی، مریض سے آرام سے بات کرنے سے دور ہو جاتی ہے۔** تو اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

بعض لوگ آپ کی ہمدردی اور رحمت کے جذبے سے فائدہ بھی بہت اٹھاتے تھے۔ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک منشی غلام محمد امرتسری اچھے کاتب تھے۔ حضرت مسیح موعود ابتداء میں منشی امام الدین صاحب امرتسری سے کام لیا کرتے تھے۔ چنانچہ براہین احمدیہ کی پہلی تین جلدیں، شحنۂ حق اور سرمہ چشم آریہ وغیرہ اسی کی لکھی ہوئی ہیں۔ اور آئینہ کمالات اسلام کا ایک بڑا حصہ بھی اسی نے لکھا ہے۔ مگر پھر آپ منشی غلام محمد صاحب سے کام لینے لگے۔ کہتے ہیں منشی غلام محمد صاحب بھی عجیب نخرے کیا کرتے تھے۔ مختلف طریقوں سے اپنی مقررہ تنخواہ سے زیادہ وصول کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود ان باتوں کو سمجھتے تھے مگر ہنس کر خاموش رہتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک روز (۔) میں ظہر کی نماز کے لئے تشریف لائے اور حضرت مسیح موعود نماز کے بعد بیٹھ گئے۔ آپ کا معمول یہی تھا کہ عام طور پر فرض پڑھ کر تشریف لے جاتے تھے مگر کبھی بیٹھ بھی جایا کرتے تھے۔ آپ نے ہنس اور خوب ہنس کر فرمایا کہ آج عجیب واقعہ ہوا ہے۔ مَیں لکھ رہا تھا تو منشی غلام محمد صاحب کا بیٹا روتا اور چلاّتا ہوا بھاگا آیا اور پیچھے پیچھے منشی صاحب بھی جوتا ہاتھ میں لئے شور مچاتے ہوئے آئے کہ باہر نکلو مَیں تمہیں مار ڈالوں گا اور جان سے مار دوں گا اور یہ کر دوں گا۔ حضرت اقدس یہ شور سن کر باہر نکلے، منشی صاحب سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ منشی صاحب یہی کہتے جاتے تھے کہ نہیں آج مَیں نے اس کو مار دینا ہے۔ آخر حضرت مسیح موعود نے پوچھا۔ بتاؤ تو سہی بات کیا ہوئی ہے۔ تو اس نے کہا۔ مَیں نے اس کو نیا جوتا لے کے دیا تھا وہ اس نے گم کر دیا ہے۔ تو حضور نے ہنس کے فرمایا منشی صاحب اس پہ اتنا شور مچانے کی کیا ضرورت ہے۔ جوتا مَیں خرید دوں گا۔

اصل میں تو پتہ نہیں نیا جوتا لیا تھا کہ نہیں لیکن بچے کو نیا جوتا دلوانا تھا اس لئے اتنا شور مچایا تھا۔

لکھتے ہیں کہ ان کا بھی عجیب حال تھا تنخواہ کے علاوہ بھی خوراک وغیرہ کا خرچ بھی آپ دیتے، کھانا بھی حضرت مسیح موعود کے گھر سے ہی کھاتے۔ پھر کپڑے اور سردی کے موسم میں بستر اور گرم کوٹ وغیرہ سب کچھ لیتے تھے۔ اس کے باوجود باتوں باتوں میں اس طرح کی باتیں کر کے زائد بھی لے لیا کرتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود کبھی ناراض نہیں ہوتے تھے۔ اور نہ اس کو علیحدہ کیا بلکہ ناز برداریاں ان کی برداشت کرتے رہے اور کام دیتے رہے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 353-354)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک صاحب فقیر محمد صاحب بڑھئی تھے، انہوں نے بذریعہ تحریر مجھے بیان دیا کہ ہمارا زمینداری کا کام تھا۔ حضرت مسیح موعود کی زمینوں پہ مزارع تھے۔ ایک دفعہ بارش بہت کم ہوئی، فصل خراب ہوگئی۔ دانے کھانے کے واسطے بھی بہت کم تھے۔ ادھر حضرت صاحب کے مختار حامد علی صاحب معاملہ لینے کے لئے آ گئے۔ سب آدمیوں نے مل کر عرض کی کہ دانے بہت کم ہیں معاملے کے واسطے اگر بیج دیئے جائیں تو ہمارا کیا حال ہوگا۔ حامد علی صاحب نے حضرت صاحب کی خدمت میں جا کر اسی طرح کہہ دیا۔ آپ نے فرمایا اچھا اگلے سال معاملہ لے لینا۔ اس وقت رحم کرو۔ چنانچہ اگلے سال اس قدر فصل ہوئی کہ دونوں معاملے ادا ہو گئے۔ آپ غرباء پر بہت رحم فرمایا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد چہارم غیر مطبوعہ روایت نمبر 1311)

پس احمدی زمینداروں کو یہ یاد رکھنا چاہئے جس طرح کہ مَیں نے وقف جدید کے نئے سال کا جب اعلان کیا تو سندھ کے زمینداروں کو خاص طور پر خطبے میں کہا تھا کہ تھر کے جو غریب لوگ آتے ہیں ان کے لئے جذبہ رحم دل میں پیدا کریں۔ ایک تو ان کو مزدوری پوری دیا کریں اور جس حد تک بہتر سلوک ان سے ہو سکتا ہے کرنا چاہئے۔ یہ بھی اس علاقے میں (۔) کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔..........

حضرت میاں بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میاں یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی دالان کے دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت صاحب نے جمعہ کی نماز کے لئے باہر جاتے ہوئے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا میاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے۔ جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 192)

تو جہاں آپ نے اس چڑیا پر رحم فرمایا وہاں بچوں کو بھی نصیحت فرما دی کہ اگر اپنے ایمانوں کو قائم رکھنا ہے تو دل میں جذبہ رحم بھی پیدا کرو۔

پھر حضرت میاں بشیر احمد صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک خواجہ عبدالرحمٰن صاحب کشمیر کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے ان کو خط میں لکھا کہ ایک دفعہ بہت موٹا کتا حضرت مسیح موعود کے گھر

میں گھس آیا۔ اور ہم بچوں نے اسے دروازہ بند کر کے مارنا چاہا۔ لیکن جب کتے نے شور مچایا تو حضرت صاحب کو بھی پتہ لگ گیا اور آپ ہم پر ناراض ہوئے چنانچہ ہم نے دروازہ کھول کر کتے کو چھوڑ دیا۔

(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ 28-29 روایت نمبر 341)

کسی جانور پر بھی ظلم برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ یہ ایک عجیب واقعہ ہے دیکھیں ایک غریب کے لئے جذبہ رحم اور ہمدردی کے تحت اللہ تعالیٰ کے حضور بخشش اور رحم کے لئے دعا کرنا۔

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی بیان کرتے ہیں کہ 18-20 برس کا ایک شخص نوجوان تھا۔ وہ بیمار ہوا اور اس کو آپ کے حضور کسی گاؤں سے اس کے رشتہ دار لے آئے اور وہ قادیان میں آپ کی خدمت میں آیا چند روز بیمار رہ کر وفات پا گیا۔ صرف اس کی ضعیفہ والدہ ساتھ تھیں۔ حضرت اقدس نے حسب عادت شریفہ اس مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعض کو بباعث لمبی لمبی دعاؤں کے نماز میں دیر لگنے کے چکر بھی آ گیا اور بعض گھبرا اٹھے۔ اتنی لمبی نماز جنازہ اس کی پڑھائی کہ جو پیچھے نماز پڑھ رہے تھے ان کو چکر آنے لگ گئے۔ بعد سلام کے فرمایا (سلام جب پھر گیا جنازہ جب ختم ہوا) کہ وہ شخص جس کے جنازہ کی ہم نے اس وقت نماز پڑھی اس کے لئے ہم نے اتنی دعائیں کی ہیں اور ہم نے دعاؤں میں بس نہیں کی جب تک اس کو بہشت میں داخل کرا کے چلتا پھرتا نہ دیکھ لیا۔ تو یہ شخص بخشا گیا اور اس کو دفن کر دیا۔ رات کو اس لڑکے کی والدہ جو بہت بوڑھی تھیں۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ بہشت میں بڑے آرام سے ٹہل رہا ہے۔ اور اس نے کہا کہ حضرت کی دعا سے اللہ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور جنت میرا ٹھکانہ کیا۔

(تذکرۃ المہدی از پیر سراج الحق صاحب نعمانی حصہ اوّل صفحہ 80)

لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب لانے اور حق کو پہچاننے اور ان کو عذاب سے بچانے کے لئے آپ کا جذبہ ہمدردی اور رحم بھی سب کچھ بڑھا ہوا تھا۔ اس بارے میں یہاں ایک مثال سے واضح ہوتا ہے۔

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مخدوم .... مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ بیت الدعا کے اوپر میرا حجرہ تھا۔ اور مَیں اس کو بطرز بیت الدعا استعمال کیا کرتا تھا۔ اس میں سے حضرت مسیح موعود کی حالت دعا میں گریہ وزاری کو سنتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی حجرہ تھا۔ کہتے ہیں کہ جب حضور وہاں دعا کیا کرتے تھے نماز پڑھا کرتے تھے تو مَیں حضور کی گریہ وزاری کو سنتا تھا۔ آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا اور آپ اس طرح آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کرتے تھے جیسے کوئی عورت دردزہ سے بے قرار ہو۔ وہ فرماتے تھے کہ مَیں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق الٰہی کے لئے طاعون کے عذاب سے بچنے کے لئے دعا کرتے تھے۔ (ان دنوں میں طاعون کے دن تھے) کہ الٰہی اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔

یہ خلاصہ اور مضمون حضرت مخدوم .... کی روایت کا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ باوجودیکہ طاعون کا عذاب حضرت مسیح موعود کی تکذیب اور انکار ہی کے باعث آیا۔ مگر آپ مخلوق کی ہدایت اور ہمدردی کے لئے اس قدر حریص تھے کہ اس عذاب کے اٹھائے جانے کے لئے باوجود یکہ دشمنوں اور مخالفوں کی ایک جماعت موجود تھی رات کی سنسان اور تاریک گہرائیوں میں رو رو کر دعائیں کرتے تھے ایسے وقت جبکہ مخلوق اپنے آرام میں سوتی تھی یہ جاگتے تھے اور روتے تھے، القصہ آپ کی ہمدردی اور شفقت علی خلق اللہ اپنے رنگ میں بے نظیر تھی۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 428-429)

تو یہ ہے ہمدردی مخلوق اور اس کے لئے رحم کی حالت طاری کرنا۔ اللہ تعالیٰ نشان دکھا رہا ہے تا کہ آپ کی سچائی کو ثابت کرے اور آپ فرما رہے ہیں کہ ان کو عذاب سے بچالے اور سچائی کی پہچان ان کے دلوں میں ڈال دے۔ تو یہ ہے اپنے آقا کے نمونے پر عمل، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے زخمی کیا، تو جب پہاڑ کے فرشتوں نے کہا کہ ہم پہاڑ گرا دیں تو آپ نے فرمایا نہیں، انہی میں سے عبادت گزار لوگ پیدا ہوں گے۔ آپؐ نے ان کے لئے دعا بھی کی۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی روحانی حالت سدھارنے کے لئے کس قدر رحم اور ہمدردی کا جذبہ آپ میں تھا، اس کا اظہار آپ کے اس اقتباس سے بھی ہوتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:۔ ....مَیں اس بیمار دار کی طرح جو اپنے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے ”ایسا تیمار دار، مریض کی تیمارداری کرنے والا جو اپنے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے“ اس ناشناس قوم کے لئے سخت اندوہ گیں ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا، اے ہادی اور رہنما! ان لوگوں کی آنکھیں کھول اور آپ ان کو بصیرت بخش اور آپ ان کے دلوں کو سچائی اور راستی کا الہام بخش اور یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں خطا نہیں جائیں گی۔ کیونکہ مَیں اُس کی طرف سے ہوں اور اُس کی طرف بلاتا ہوں۔ یہ سچ ہے کہ اگر مَیں اُس کی طرف سے نہیں ہوں اور ایک مفتری ہوں تو وہ بڑے عذاب سے مجھ کو ہلاک کرے گا کیونکہ وہ مفتری کو کبھی وہ عزت نہیں دیتا کہ جو صادق کو دی جاتی ہے“۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ 324۔ مطبوعہ لندن)

اپنے شعر میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ؎

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

پھر ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو راہ راست پر لانے اور عذاب سے بچانے کے لئے آپ فرماتے ہیں کہ: ”**اکثر دلوں پر حُبّ دنیا کا گرد بیٹھا ہوا ہے۔ خدا اس گرد کو اٹھاوے، خدا اس ظلمت کو دور کرے، دنیا بہت ہی بے وفا اور انسان بہت ہی بے بنیاد ہے۔ مگر غفلت کی سخت تاریکیوں نے اکثر لوگوں کو اصلیت کے سمجھنے سے محروم رکھا ہے۔ خداوند کریم سے یہی تمنا ہے کہ اپنے عاجز بندوں کی کامل طور پر دستگیری کرے** اور جیسے انہوں نے اپنے گزشتہ زمانے میں طرح طرح کے زخم اٹھائے ہیں ویسا ہی ان کو مرہم عطا فرماوے اور ان کو ذلیل و رسوا کرے جنہوں نے نور کو تاریکی اور تاریکی کو نور سمجھ لیا ہے۔ اور جن کی شوخی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے ....

(مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ 4-5 مکتوب نمبر 4 بنام میر عباس علی صاحب محررہ 9 رفروری 1883ء)

عام مخلوق کے لئے آپ کا جذبہ ہمدردی انتہائی بڑھا ہوا تھا لیکن جو لوگ آنکھیں رکھتے ہوئے اندھے ہوں، جو لوگ روشنی دیکھ کر اسے تاریکی کہیں، جو علم رکھتے ہوئے جاہلوں کی طرح ضد کریں اور عوام الناس کو بھی اندھیروں میں لے جا رہے ہوں، ان کے لئے تو دعا نہیں نکلتی۔ اعلیٰ کے لئے ادنیٰ کو قربان کرنا پڑتا ہے۔ تو یہ بھی جذبہ رحم اور ہمدری کی وجہ سے تھا کہ جو آپ نے ان کے لئے بددعا کی۔ بے شک آپ نے یہ بددعا تو کی لیکن یہ حد سے بڑھے ہوؤں کے لئے بددعا تھی۔ اور یہ دعا مخلوق کی اکثریت سے ہمدردی کے جذبے کی وجہ سے تھی، ان پر رحم کھاتے ہوئے تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یقیناً آپ کی دعاؤں کو قبولیت کا درجہ دیا ہے۔ سعید روحیں روز ہم دیکھتے ہیں سلسلے میں داخل ہوتی ہیں، جن پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتا ہے.......... غلاموں کا بھی کام ہے کہ آپ کی دعاؤں کو اپنی دعاؤں میں شامل کریں اور آپ کی دعاؤں سے بھی حصہ لیں۔ آپ کی تعلیم کو اپنے عملوں پر لاگو کرتے ہوئے مخلوق خدا سے جذبہ ہمدردی کے تحت اس پیغام کو بھی لوگوں تک پہنچائیں اور اپنی دعاؤں کو اپنی استعدادوں کے مطابق زیادہ سے زیادہ کریں .... اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆......☆

مسلم لیڈر۔سرسید احمد خان

سرسید احمد خان مسلمانان ہند کی ان عظیم شخصیات میں سے ایک تھے جو ایک فرد ہی نہیں ایک تحریک بھی تھے۔

سرسید احمد خاں 17 راکتوبر 1817ء کو دہلی میں ایک درویش صفت شخص سید محمد متقی خاں کے ہاں پیدا ہوئے۔تعلیم پرانے اصولوں کے مطابق حاصل کی۔ 22 برس کے تھے کہ والد کا انتقال ہوگیا۔ پہلے چھوٹی موٹی ملازمتیں کیں پھر 1841ء میں منصفی کا امتحان پاس کرکے جج بن گئے۔ پھر ترقی کرتے کرتے منصف عدالت خفیفہ ہو گئے۔ 1857ء کی جنگ کے وقت بجنور میں تھے۔ جہاں انہوں نے متعدد انگریزوں کی جان بچائی۔

جنگ کی ناکامی کے بعد سرسید احمد خاں مسلمانوں کی تباہی اور زبوں حالی سے سخت پریشان ہوئے۔ انہوں نے پہلے اس جنگ کے اسباب وعوامل پر ایک رسالہ ''اسباب بغاوت ہند'' تحریر کیا، پھر انہوں نے مسلمانوں کو انگریزی زبان اور مغربی علوم کے حصول کے لئے مائل کرنا چاہا تا کہ وہ آہستہ آہستہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوسکیں۔

اس مقصد کے لئے پہلے انہوں نے 1861ء میں مرادآباد میں ایک انگریزی سکول قائم کیا۔ پھر ایک سائنٹفک سوسائٹی قائم کی جہاں انگریزی سے تاریخ اور سیاسیات کی بعض کتابیں ترجمہ کروائیں۔ 1869ء میں انگلستان گئے اور 1875ء میں علی گڑھ میں مدرسۃ العلوم قائم کیا جو بعد میں مسلم یونیورسٹی کے نام سے مشہور ہوا۔

سرسید احمد خاں نے متعدد کتابیں بھی لکھیں جن میں آثار الصنادید، خطبات احمدیہ، احکام طعام باہل کتاب، قول متین در ابطال حرکت زمین اور رسالہ اسباب بغاوت ہند زیادہ مشہور ہیں۔اس کے علاوہ انہوں نے آئین اکبری اور تاریخ فیروز شاہی کی تصحیح کی، تزک جہانگیری شائع کروائی اور تاریخ سرکشی بجنور کو مرتب کیا۔ اس کے علاوہ ایک رسالہ تہذیب الاخلاق بھی جاری کیا اور قرآن پاک کی تفسیر بھی لکھنی شروع کی۔ تقریباً نصف قرآن تک پہنچی تھی کہ سرسید کا انتقال ہوگیا۔

سرسید احمد خاں کا بطور رہنمائے قوم سب سے اہم کارنامہ ان کی تعلیمی تحریک ہے۔ انہوں نے قوم کو مغربی علوم کی اہمیت سے آگاہ کیا اور اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ مسلمانوں کو سائنس اور انگریزی علوم سیکھنے پر آمادہ کیا۔تنگ نظر علماء نے ان پر الحاد اور کفر کے فتوے بھی لگائے اور ان کا مذاق بھی اڑایا۔مگر سرسید آخر تک اپنے عقیدے میں راسخ رہے۔

سرسید احمد خاں پہلے اتحاد مذاہب کے داعی تھے مگر ہندوؤں کی تنگ نظری دیکھ کر انہوں نے دوقومی نظریے کا واضح اعلان کیا جو آگے چل کر پاکستان کی اساس بنا۔ 27 مارچ 1898ء سرسید احمد خاں کی تاریخ وفات ہے۔انہیں علی گڑھ میں ان کے مدرسۃ العلوم میں سپرد خاک کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود نے ان کو نجم الہند قرار دیا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص95)

نیز فرمایا وہ دانشمند اور حقیقت شناس تھے۔

(البلاغ۔روحانی خزائن جلد13 ص401)

سرسید مغربی علوم سے متاثر تھے۔ انہوں نے پسپائی اختیار کرتے کرتے دعا کی حقیقت سے بھی انکار کر دیا۔اس پر حضور نے برکات الدعا لکھ کر ان کے وساوس کا ازالہ کیا اور انہیں اپنی قبولیت دعا کے نشان دکھانے کا چیلنج دیا۔

سرسید احمد خان لکھتے ہیں۔

''اگر آج خدا کی توحید کا سبق دینے والا اور دنیا میں وحدت ویگانگی پھیلانے والا تھوڑی ہی دیر کے لئے ہمارے ہاں آپ اور اپنی امت کا حال دیکھے تو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری اور سارے عالم کی جان ہے۔کہ وہ مشکل سے پہچانے گا کہ یہ اس کی وہی امت ہے جس کو اس نے توحید کا سبق سکھایا تھا۔

(تہذیب الاخلاق جلد نمبر1 ص344)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب کاہلوں سابق صدر جماعت احمدیہ دولم کاہلوں ضلع سیالکوٹ مورخہ 20۔اگست 2006ء کو بعمر 79 سال حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ لاہور میں مکرم مبشر مجید باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے جسد خاکی ربوہ لے جایا گیا جہاں مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند غریب پرور، منکسر المزاج، مہمان نواز اور دعوت الی اللہ کا شوق رکھنے والے تھے۔آپ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب کاہلوں کے بیٹے اور مکرم مبشر مجید باجوہ صاحب مربی سلسلہ لاہور کے ماموں تھے۔آپ 5 سال تک صدر جماعت رہے۔مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ مبشرہ اسلم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں ۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرمہ قدسیہ محمود سردار صاحبہ اہلیہ مکرم سردار محمود الغنی صاحب لاہور تحریر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیزہ صوفیہ منصورہ بنت مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب فیصل ٹاؤن لاہور نے بیکن ہاؤس سکول سسٹم کے تحت فروری 2007ء میں منعقدہ کمپیئرنگ آڈیشن میں پورے پنجاب ریجن میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔عزیزہ صوفیہ مکرم سردار عبدالسمیع صاحب کی نواسی، کلاس پنجم کی ہونہار طالبہ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں بھی شامل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نیک قسمت اور صالح وجود بنائے نیز والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور آئندہ مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔آمین

تبدیلی نام

مکرمہ فرحت سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اللہ خان صاحب 8/53 دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میں نے اپنا نام رضیہ سلطانہ سے تبدیل کر کے فرحت سلطانہ رکھ لیا ہے۔آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔مستقل ایڈریس بمقام وڈاکخانہ مونگ تحصیل و ضلع منڈی بہاؤالدین۔

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

فون شوروم 052-5594674

الطاف مارکیٹ۔بازار کاٹھیاں والا۔سیالکوٹ

اللہ کا فضل، امام کی دعا، ڈاکٹر کی دوا۔ یہی تین نکات ہیں ضامن شفاء ☆ تشخیص، علاج، ادویات۔اعلیٰ معیار اور دعا کے ساتھ

گیس۔بدہضمی۔تیزابیت

GHP-419/GH

معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف تیزابیت، جلن، درد، السر، بدہضمی، گیس، قبض، خون اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔ بہت کم دوائیں بدہضمی کے علاج میں اس دوا کے ہم پلہ قرار دی جاسکتی ہیں بالخصوص کھانا کھانے کے بعد آنتوں میں ہوا پیدا ہو، غذا کی نالی یا سینے میں جلن ہو ذائقہ ترش ہو، حلق میں سخت گیند کا اٹاؤ محسوس ہو، ڈکاریں آتی ہوں۔چائے، سگریٹ نوشی سے بدہضمی پیدا ہو، پیٹ درد، قبض یا دست ہوں تو GHP-419 ان جملہ تکالیف کیلئے شافی دوا ہے۔معدہ کی خرابی سے نزلہ زکام ہو، بخار یا بیماری کے بعد کمزوری، خون کی کمی اور طاقت کی بحالی، بھوک کی کمی اور زیادتی دونوں حالتوں میں اللہ کے فضل سے اس دوا میں یقیناً شفاء کی قدرت موجود ہے۔

رعایتی قیمت: 25ml=/125 روپے 120ml =/500 روپے

مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ

GHP-555/GH

جرمنی وفرانس سے درآمد شدہ سیل بند تحقیقی ادویات پر مشتمل اس مرکب کی افادیت مردانہ کمزوری دُور کرنے کیلئے حتمی درجہ رکھتی ہے۔ یہ بات ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ مردانہ کمزوری کیلئے یہ ایک نہایت مؤثر ایک اعلیٰ ترین فارمولا ہے جو جزدی یا مکمل کمزوری وتامردی کی کیفیت کو سدھار کر قوت مردی کو بحالی کی طرف لے آتی ہے اگر اسے GHP-444/GH کے ساتھ ملا کر مردانہ کمزوریوں کے پورے طور پر رفع ہونے تک استعمال کیا جائے تو زندگی نئے ولولوں اور بھرپور امنگوں سے آشنا ہوجاتی ہے۔ یہ ایک ایسا مردانہ ٹانک ہے جسے ہر عمر کے افراد اور ہائی بلڈ پریشر اور دل کے مریض بھی استعمال کر سکتے ہیں۔شوگر کے مریض اس کے استعمال کے بعد صحت مند مردوں کی طرح بھرپور زندگی کا لطف اٹھا سکتے ہیں مکمل مردانہ کمزوریوں کے علاوہ مقوی اعصاب، مقوی دل و دماغ اور ہر قسم کی جسمانی کمزوری دور کرنے میں بے نظیر ہے۔

رعایتی قیمت: 25ml=/125 روپے 120ml =/500 روپے

پراسٹیٹ غدود کا شافی علاج

GHP-450/GH

پراسٹیٹ غدود، غدہ مذی یا پراسٹیٹ گلینڈز، مردوں میں مثانے کی گردن پر حلقہ نما (گول) بادام کے برابر ایک غدود ہوتا ہے جو عموماً 50-40 سال عمر ہونے کے بعد بڑھ جاتا ہے۔ پیشاب کی نالی چونکہ اس غدود کے درمیان سے گزرتی ہے اس لئے بڑھتے ہوئے غدود کا دباؤ پڑنے سے یہ نالی پچک کر تنگ ہو جاتی ہے اور پیشاب رُک رُک کر اور قطرہ قطرہ آتا ہے بعض وقت بالکل بند ہوجاتا ہے جرمنی و فرانس کے سیل بند مدر ٹنکچرز کے نہایت مؤثر اجزاء سے تیار کردہ یہ وسیع الاثر مرکب بڑھتے ہوئے غدود کو اصل حالت پر واپس لاتا ہے اور سوزش رفع کرتا ہے۔شدید سوزش میں اس کے ساتھ GHP-344/GH ملا کر استعمال کرنے سے جلد آرام آتا ہے۔

GHP 450/GH کا مسلسل استعمال آپریشن اور پراسٹیٹ کے کینسر سے محفوظ رکھنے میں مددگار ہے

رعایتی قیمت: 25ml=/125 روپے 120ml =/500 روپے

نرینہ اولاد کے خواہش مند حضرات کیلئے

سپیشل علاج

1- GHP-439/GH (مردوں کیلئے)

2- GHP-440/GH (عورتوں کیلئے)

نرینہ اولاد کیلئے امید سے پہلے اپنی متعلقہ دوائی دو سے چھ ماہ باقاعدگی سے استعمال کریں۔ اللہ کے فضل سے حمل جلد قائم ہوگا۔ نیز یہ دوائیں عام صحت کیلئے بھی انتہائی مفید ہیں۔

حمل قائم ہونے پر بیوی اپنی دوائی GHP-440 بند کر دیں اور GHP 540 کا استعمال شروع کر دیں۔

3- GHP-540GH (حاملہ کیلئے)

دوران حمل اس دوا کا استعمال باقاعدگی سے بچے کی پیدائش تک جاری رکھیں۔ اللہ کے فضل سے عموماً نرینہ اولاد پیدا ہوگی اور زچہ بچہ کی صحت بہتر رہے گی نیز حمل کی دیگر تکالیف سے محفوظ رکھے گی۔

پیکنگ: 120ML رعایتی قیمت =/750 روپے

اس کے علاوہ جرمن سیل بند مفرد و مرکب ادویات مدر ٹنکچرز، سچی بوٹی، کاکیشیا سپیشل، ٹنی بر سپیشل اور آپ کی ضرورت کے مطابق جملہ ہومیو پیتھک سامان و کتابیں رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں

تمام امراض کے مؤثر علاج کیلئے تجربہ کار ہومیو پیتھک ڈاکٹرز موجود ہیں
نئے سال کا کیلنڈر اور کتابچہ
''صحت اور علاج'' مفت حاصل کریں
''تعطیل بروز جمعۃ المبارک''

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

ربوہ پوسٹ کوڈ: 35460 فیکس: 047-6212217

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی
فون: 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ
فون: 047-6212399

نکاح

مکرم مغفور احمد منیب صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ منصورہ منیب صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم عمران منور احمد صاحب ابن مکرم منور احمد صاحب بھٹی مرحوم دارالعلوم شرقی نور ربوہ کے ساتھ مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 17 فروری 2007ء کو بیت مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر کیا۔ مکرمہ منصورہ منیب صاحبہ مکرم چوہدری علی احمد صاحب بھلر کوٹ احمدیاں سندھ کی پوتی اور مکرم عمران منور احمد صاحب مکرم محمد یار عارف صاحب چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم ذوالفقار احمد شاہین صاحب کارکن نظارت دیوان ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم افتخار احمد انور صاحب کارکن روزنامہ الفضل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 9 مارچ 2007ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام امۃ البصیر عطا فرمایا ہے اور نومولودہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ بچی محترم حکیم محمد یار صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کی پوتی اور مکرم عطا محمد صاحب سلانوالی ضلع سرگودھا کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک باعمر، لائق، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

گریس ایلومینیم
ہر قسم کی کھڑکیاں، دروازے، شاپ فرنٹ اینڈ بلائنڈز پورے پاکستان میں ایلومینیم سے متعلقہ کام کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ فون: 042-5153706
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
موبائل 0321-4469866-0300-9477683

صدیق اینڈ سنز
اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیٹر ہاوز پائپ بنانے والے۔
علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
اعتماد کا نام
سینگی آٹو ربڑ پارٹس مین جی ٹی روڈ چونا ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: نصیر الدین ہمایوں 0321-4454434
فون نمبرز: 042-7963207-7963531

معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں
ڈاکٹر نعیم احمد
نعیم آپٹیکل سروس
عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
چوک کچہری بازار فیصل آباد 041-2642628 041-2613771

Mob: 0300-9491442 Mob:0300-4742974 TEL:042-6684032
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
دلہن جیولرز
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

MBBS In China
Admissions open for March 2007 in Top Level Medical Universities Affiliated with W.H.O, I.M.E.D/ECFMG of USA & GMC of UK
*Jinggangshan University.
*Gannan Medical University.
*North Sichuan Medical College
Education Concern ®
Mr. Farrukh Luqman Cell#0301-4411770
829-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan.
042-5162310. Farrukh@educationconcern.com

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
047-6214510 فون شوروم چنیوٹ 049-4423173

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔ مارچ
طلوع فجر 4:40
طلوع آفتاب 6:02
زوال آفتاب 12:14
غروب آفتاب 6:26

شادابی
خون صاف کرتی اور خون پیدا کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
احمد پراپرٹی سینٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: محمد نواز احمد ورک
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 6215751 رہائش 047-6214228

نادر موقع
فیصل آباد اور گردونواح میں رہنے والے فارغ طلباء ریفریجریٹر، ایئر کنڈیشنر (کمرشل + انڈسٹریل) کا ٹیکنیکل کام سیکھ کر اپنا مستقبل سنواریں، رہائش کھانا اور آنے جانے کا خرچہ (فری)
ری پبلک کولنگ سنٹر
دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
فون نمبر: 0300-6652912. 0300-2635374

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

خوشخبری
فیصل آباد اور لاہور ریٹ پر خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
پرانا اے سی اور پرانی واشنگ مشین دیں اور نیا اے سی اور نئی واشنگ مشین لیں۔
ریفریجریٹر، سپلٹ A.C، اوون، واشنگ مشین D.V.D پلیئر، ٹی وی اور دیگر سامان الیکٹرونکس
نیو ربوہ الیکٹرونکس ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: سمیع اللہ
فون نمبر: 047-6215934

الاحمد کیمبرج اکیڈمی
رجسٹرڈ ومنظور شدہ (الحاق شدہ فیصل آباد بورڈ)
● نرسری تا میٹرک، سائنس وآرٹس
برائے طلباء وطالبات، انگلش میڈیم، اردو میڈیم
● 1200 سے زائد والدین کا اعتماد
● 52 عدد سٹاف ممبران تعلیم یافتہ اور تجربہ کار
22 مارچ سے آغاز داخلہ باقاعدہ کلاسز 2۔ اپریل سے
ضرورت اساتذہ
ہمارے ادارے کو نئے تعلیمی سال کیلئے مزید لیڈیز ومرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔ پرکشش بہترین تنخواہ کے ساتھ (درخواست دے کر انٹرویو کیلئے آئیں)
الاحمد کیمبرج اکیڈمی
اردو میڈیم، دارالصدر 6212407
انگلش میڈیم دارالرحمت 6213430

طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
فخر الیکٹرونکس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
ہمارے ہاں ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، کوکنگ رینج، گیزر، سپلٹ اے سی، ویکیوم کلینر، مائیکرو ویو اوون اور ہر طرح کی الیکٹرونکس مصنوعات دستیاب ہیں۔ وی سی ڈی اور کلر ٹی وی کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
ڈیلر ڈاولینس = پیل = ویوز = فلپس = ایل جی = سام سنگ
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
فون: 7223347,7239347,7354873
موبائل: 0300-4847216,0300-9403614
{New sat} کمپلیٹ ڈش انٹینا بمعہ فنگ نیوسیٹ ریسیور کے ساتھ صرف-/5000 روپے میں

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سٹیلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ایئرکنڈیشنر
سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
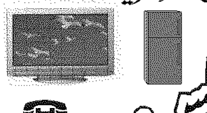
عثمان الیکٹرونکس
7231680
7231681
7223204
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
Email:uepak@hotmail.com

CPL-29FD

SUZUKI
Life in a New Age with
LIANA

Booking Open
Car financing & leasing available
Sunday Open, Friday Closed
MINI MOTORS 5873197 5712119
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore. 5873384